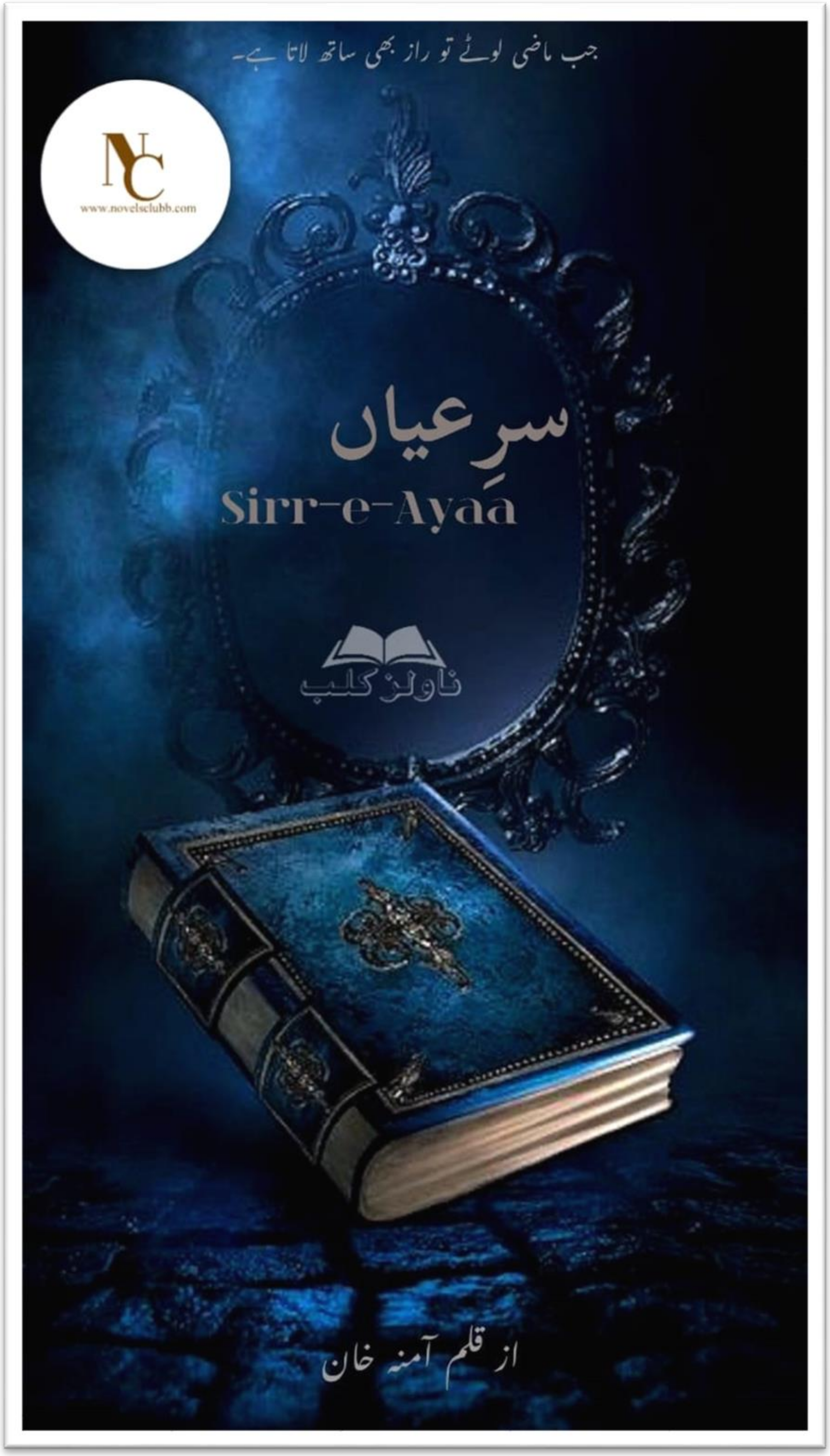
جب ماضی لوٹے تو راز بھی ساتھ لاتا ہے۔
سرِعیاں
Sirr-e-Ayaa
ناولز کلب
از قلم آمنہ خان

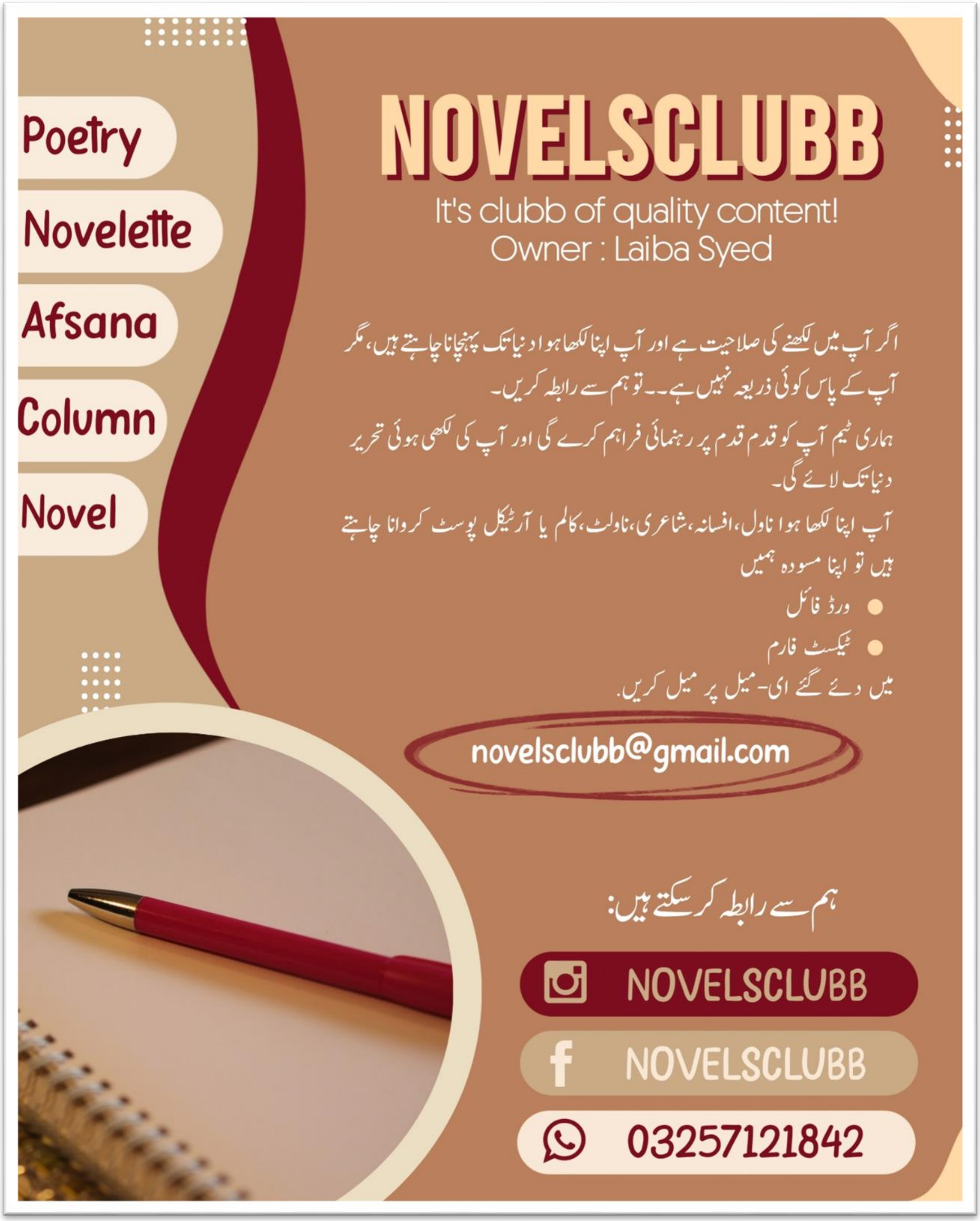
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

سرِ عیاں

از قلم

آمنہ خان

www.novelsclubb.com

سرِعیاں

تیسری قسط

دوپہر کا وقت تھا اور بارش زور و شور سے جاری تھی۔ آسمان سیاہ بادلوں کے پیچھے ڈھکا تھا۔ بادلوں کی گرج دار آواز ایک خوف سا پھیلا رہی تھی۔ سیرینا باسل کی کال پر اس سے ملنے ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھی اسی کا انتظار کر رہی تھی۔ سیاہ کرتے پر وائیڈ لیگ جینس پہنے، بالوں کی اونچی پونی بنائے، وہ موبائل میں مصروف تھی۔

باسل ریسٹورنٹ کے اندر عجلت میں داخل ہوا۔ بارش نے اس کی سیاہ قمیض کو ہلکا ہلکا بھگو دیا تھا۔ ماتھے پر گرے بالوں کو پیچھے کرتے اس نے ادھر اُدھر نظریں گھمائیں۔ جب نظر سیرینا کی پشت پر گئی تو وہ اس جانب بڑھا۔ سیرینا کے سامنے رکھی کرسی کھینچتے باسل نے سیرینا کو دیکھا۔

"ہیل۔۔۔" سیرینا نے اس کی جانب دیکھ کر کہنا چاہا۔

"السلام علیکم۔" باسل نے سر کو خم دیتے کہا۔

"وعلیکم السلام! کیسے ہو؟" سیرینا نے خِفّت سے آنکھیں میچیں۔

"میں ٹھیک ہوں، تم کیسی ہو"؟

"ٹھیک ہوں۔ کیا بات کرنی تھی تم نے؟؟"فون سائیڈ پر رکھتے سیرینا نے کچھ سنجیدگی، کچھ تجسس سے پوچھا۔ باسل نے گہری سانس ہوا کے سپرد کی۔

"کل جو تمہاری گاڑی رکی تھی وہ کسی خرابی کی وجہ سے رکی تھی، یاد ہے"؟

"ہاں! یاد ہے، میری کار ہیٹ اپ ہو گئی تھی نا؟"سیرینا یاد کرتے بولی۔

"نہیں! ہیٹ اپ نہیں ہوئی تھی سیرینا۔" باسل نے سنجیدہ نگاہیں اس کی جانب کیں۔

"پھر کیا ہوا تھا"؟

"تمھاری گاڑی کے ائیر فلو میں پگھلا ہوا فوم تھا۔ جس کا مطلب ہے کہ کسی نے جان بوجھ کر گاڑی کا ائیر فلو روک کر گاڑی کو روکنا چاہا تھا اور کامیاب بھی ہوا تھا۔" باسل آگے کی جانب جھک کر سنجیدگی سے بولا۔ سیرینا نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"لیکن کوئی ایسا کیوں کرے گا؟ اور میری ہی کا۔۔۔"وہ خود ہی خاموش ہو گئی۔ دماغ جہاں گیا تھا۔۔۔وہ سوچ بہت خطرناک تھی۔ اگر واقعی وہ۔۔۔ نہیں، ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔وہ

اوور تھنک کر رہی ہے، سیرینا نے سر جھٹکا۔ باسل جو اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا پشت کرسی سے ٹکائے پیچھے ہوا۔

''کیا سوچ رہی ہو؟'' اس نے بھنویں اچکائے پوچھا۔

''تم جانتے ہو۔'' سیرینا نے اسے گھورا۔

''میں کچھ نہیں جانتا۔ ہاں بس اتنا جانتا ہوں کہ تم مجھ سے کچھ چھپا نہیں سکتی۔'' باسل نے کندھے اچکائے۔

''سب جانتے ہو تم۔ اس نوٹ کے بارے میں بھی۔'' سیرینا نے کہہ دیا۔ اسے یقین تھا باسل جانتا ہے۔

''کس نوٹ کے بارے میں؟'' باسل سرسری سے لہجے میں بولا جبکہ لبوں پر مسکراہٹ آ کر معدوم ہوئی تھی۔ سیرینا نے اس کے چہرے کو سنجیدگی سے دیکھا۔

''زیادہ فری مت ہو۔'' اور باسل کا ایک قہقہہ گونجا۔

''یہاں میں ٹینشن میں ہوں اور تم ہنس رہے ہو؟'' سیرینا نے غصے سے اسے گھورا۔

''تو اپنی ٹینشن بتاؤ۔'' باسل سنجیدہ ہوا۔ کیا عجیب شخص تھا!

سیرینا نے گہری سانس لی۔ ''خی''۔۔۔۔

''جانتا ہوں۔۔۔'' باسل نے اس کی بات کاٹتے فوراً کہا۔ چہرے پر ناپسندیدگی آئی۔

سیرینا نے سر ہلایا۔

''عمار کو بتایا''؟

''نہیں۔'' وہ اپنے کیوٹکس ہوئے ناخنوں کو دیکھتی بولی۔ چہرہ بجھ گیا تھا۔

''کیوں''؟

''ضروری تو نہیں جو ہم سوچ رہے وہی ہو؟ ہو سکتا ہے کوئی''۔۔۔

''ہاں! تم بڑی کوئی پرائم منسٹر ہو نا؟ دشمن ہی دشمن ہیں تمھارے تو۔'' باسل طنز کا تیر چلاتے اسے تپاتے ہوئے بولا۔

''شٹ اپ!'' وہ اسے گھورتی مینیو پر نظریں جماتے کچھ آرڈر کرنے لگی۔ باسل نفی میں سر ہلاتے رہ گیا۔ وہ جانتا تھا سیرینا اس شخص سے بھاگ رہی ہے اور یہ خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ نا جانے وہ کب سنجیدہ ہو گی!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

بارش تھمی تو ہوائیں اور یخ ہو گئیں۔آسمان اب بھی سیاہ بادلوں کی لپیٹ میں تھا۔چھت سے نیچے آنگن میں دیکھنے پر فرش نم دیکھائی دے رہا تھا۔آنگن کے ایک طرف قطار میں پڑے چھوٹے بڑے گملوں پر پڑی گرد بارش کے باعث صاف ہوئی تو گملے اب نکھرے نکھرے لگ رہے تھے۔نیچے آکر اس بند دروازے کو کھول کر اندر آؤ تو کھلا کمرہ صاف ستھرا تھا۔ماہاالماری کا پٹ کھولے دراز پر جھکی کوئی فائل تلاش کرنے میں مصروف تھی۔اسے آج حفصہ صاحبہ کو ڈاکٹر کے پاس لیکر جانا تھا اور کچھ ٹیسٹ بھی تھے جو کرانے باقی تھے۔سیرینا کے کہنے پر اس نے آفس سے کچھ دنوں کی لیو لے لی تھی۔اب اس کا سارا دھیان اپنی ماں کی جانب تھا۔فائل ملتے ہی اس نے دراز بند کرتے الماری کو بند کیا۔وہ سیاہ سادے شلوار قمیض میں ملبوس تھی،لمبے بال چٹیا کے بلوں میں قید تھے،سفید نیٹ کا دوپٹا سر پر جما تھا۔اس نے فائل اپنے ہینڈ بیگ میں ڈالی اور اس بیگ کو کندھے پر ڈالتی کمرے سے نکلی۔ہاتھ میں پکڑے موبائل پر نوٹیفیکیشن کی مخصوص رنگ بجی،اس نے اسکرین کو دیکھا پھر حفصہ صاحبہ کے کمرے کے جانب بڑھی۔

دروازہ کھول کر اندر جھانکا تو وہ بیڈ پر بیٹھیں تسبیح پڑھ رہی تھیں۔نفیس شلوار قمیض پر سر پر دوپٹا لیے شانو پر سرخ شال اچھی طرح لپیٹے وہ جانے کو تیار دکھ رہی تھیں۔

"چلیں گاڑی آگئی ہے۔" اس نے اندر قدم رکھتے بولا۔ حفصہ صاحبہ نے اس کی جانب دیکھا۔

"ارے ماہا! کتنا منع کیا ہے، کچھ نہیں ہوا مجھے۔ اچھی بھلی ہوں لیکن تم بھی اپنے مرحوم بابا کی طرح وہمی ہو۔" وہ اٹھتے ہوئے بولیں۔ ماہا نے سر جھٹکا اور آگے بڑھ کے ان کا ہاتھ تھام کر باہر لے آئی۔

"وہمی ہوں تو مت بھولیں ڈھیٹ بھی اتنی ہوں۔ چیک اپ تو آپ کا کروا کر رہوں گی۔" ماہا مین دروازہ کھول کر انہیں باہر لے آئی۔ نظر آگے گلی پر گئی، وہاں اس کی بلائی گاڑی کھڑی تھی۔ دروازے کو اچھی طرح لاک کر کے اس نے حفصہ صاحبہ کے ساتھ آہستہ قدم اٹھائے جب سامنے سے کوئی ان کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا۔

سیاہ شرٹ پر مٹی لگی تھی، شرٹ کے دو تین بٹن کھلے تھے جس کی وجہ سے اندر پہنی سفید شرٹ دکھ رہی تھی۔ گلے میں ایک لمبی چین لٹک رہی تھی جسے وہ شخص اپنی شہادت کی انگلی پر لپیٹ کر ایک گندی مسکراہٹ لبوں پر سجائے ماہا کو اوپر سے نیچے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس کا حلیہ بالکل باہر کے اوچھی حرکتوں میں ملوث لڑکوں جیسا تھا۔ گندا، خباثت سے بھرپور۔

''کیا ہے ؟ ہٹو راستے سے۔'' ماہا نے غصہ قابو کرتے دبی دبی آواز میں کہا۔ بیچ محلے میں کھڑے تھے وہ لوگ۔ یہاں آواز تیز ہوتی وہاں فضول خبریں پھیلتیں۔

''ارے ارے ! غصہ تو دیکھو۔ کہاں جانا ہے ماہا، میں چھوڑ دوں ؟''اس شخص نے اپنی رال ٹپکتی نظروں سے ماہا کے خوبصورت نقوش کو ایک ایک کر کے دیکھتے بولا۔ اسے اس کی ماں کے سامنے بکواس کرتے ہوئے زرا شرم نہیں آ رہی تھی ؟ جاہل !

''یہ کیا بد تمیزی ہے ؟ پیچھے ہٹو۔'' اچانک کوئی ماہا کے سامنے آیا تھا۔ اس شخص کے کلون کی مندھی مندھی خوشبو ماہا کے نتھوں سے ٹکرائی تو اس نے بے اختیار ایک قدم پیچھے لیا۔ یہ تو۔۔۔ یہ تو عمار تھا ! ماہا نے سر اٹھائے اس کی سیاہ شرٹ کو دیکھا۔ ماہا کو اس کا چہرہ دیکھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اس کے کلون کی مہک سے ہی وہ اسے پہچان گئی تھی۔ وہ اب اس گھٹیاں شخص سے غصے میں کچھ کہہ رہا تھا۔ ڈانٹ تھا ؟۔۔۔ چیخ رہا تھا ؟۔۔۔ ماہا کو سمجھ نہیں آیا۔ وہ کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں تھی جب کوئی اس کی سائیڈ میں اس کا ہاتھ پکڑے کچھ کہنے لگا اور وہ اپنے ٹرانس سے باہر نکلی۔

"ماہا! کیسی ہو؟ یاد ہے نا آج ہمیں شاپنگ پر جانا ہے؟ سیرینا اپنے آفس میں ہی ہے، ہم راستے میں اسے پک کر لیں گے۔ میں نے عمار کو بھی منا لیا ہے اور پتا ہے ہم نے پلین کیا ہے کہ ہم ریان کو بھی بلا لیں گے۔ تم تیار ہو؟" ماہا نے اس کی جانب دیکھا، وہ آئینہ تھی۔ ماہا نے اس کی جانب دیکھا اور پھر عمار کی جانب جو اس شخص سے فارغ ہو کر اس کی ماں کو اور اسے سلام کر رہا تھا۔ اس کے چہرے کے تاثرات تنے ہوئے تھے۔ شاید وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا؟ ماہا نے سر جھٹکا۔

"امی کا چیک اپ ہے آج، میں نہیں جا سکتی۔ تم لوگ ہو آو میں اگلی بار سہی۔" ماہا نے آئینہ کو دیکھ کر دھیمے انداز میں کہا۔ حفصہ صاحبہ نے ماہا کو دیکھ کر نفی میں سر ہلایا۔ وہ اس لڑکی کے ڈھیٹ پنے سے عاجز آ گئی تھیں۔ آئینہ نے عمار کو دیکھا، عمار نے کندھے اچکا دیے۔

"آپ لوگ یہاں کب سے رہ رہے ہیں؟ وہ شخص کون تھا؟" عمار نے حفصہ صاحبہ کو دیکھ کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ ہمارے محلے کا سب سے خراب لڑکا ہے بیٹا۔اس سے دور رہنے میں ہی عافیت ہے۔ ناجانے ہمارا راستہ کیوں روکا تھا۔"حفصہ صاحبہ نے پریشانی سے ماہا کی جانب اور پھر عمار کی جانب دیکھ بولا۔

"آپ لوگ بے فکر رہیں اب نہیں آئے گا دوبارہ۔"عمار نے گہری سانس لیتے پر عتماد انداز میں کہا۔ماہا نے ایک نظر اسے دیکھا پھر نظریں پھیر لیں۔اُف ایک تو اس کی آنکھیں ایک جگہ کیوں نہیں ٹکتیں!

"امی چلیں؟ دیر ہو رہی ہے۔"ماہا نے ناچاہتے ہوئے بھی کہہ دیا۔حفصہ صاحبہ سر ہلاتے عمار اور آئینہ سے بات ختم کرتے ماہا کے ساتھ آگے بڑھ گئیں۔آگے ہی گاڑی جو ماہا نے آن لائن بلائی تھی کھڑی تھی۔وہ دونوں اس میں بیٹھ کر ہسپتال روانہ ہو گئے۔

آئینہ نے عمار کو دیکھا۔"چلو ہم رینا کو پک کر کے خود چلتے ہیں۔"

عمار نے سر ہلاتے ایک نظر اس گھر کو دیکھا جہاں وہ شخص گیا تھا، پھر وہ آئینہ کے ساتھ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔اس کے دماغ میں کچھ تھا جو کھٹک رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ریان اپنے آفس روم میں موجود کام میں مصروف تھا۔اس کی انگلیاں کی بورڈ پر تیز رفتاری سے چل رہی تھیں۔سیاہ بال پیچھے سیٹ تھے،بلیزر ایک جانب ہینگ ہوا تھا،سفید شرٹ شکن آلود تھی،ماتھے پر بل تھے،چہرے پر مخصوص سختی تھی۔دوپہر کے دو بج رہے تھے۔باہر بارش کب کی رک چکی تھی،ہوا خ بستہ تھی۔اس کی انگلیاں کی بورڈ پر تیز رفتاری سے چل رہی تھیں۔اس کا دھیان فون کی تیز رنگ پر بھٹکا۔فون کی جانب نظر پھیرتے اس نے فون ہاتھ میں اٹھایا،پھر پیچھے کو ٹیک لگائے فون کان سے لگایا۔

"ہیلو!"عمار کی آواز فون سے ابھری۔

"ہیلو!خیریت؟"ریان نے تھکان کے مارے آنکھیں بند کیے کنپٹی کو مسلا۔

"ہم شاپنگ پر چل رہے ہیں جلدی مال پہنچو۔"ریان کے ماتھے کے بل گہرے ہوئے۔

"تم نے کب سے عورتوں والے شوق پال لیے؟"اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"سیرینا بھی ہوگی۔"ریان نے گہری سانس لی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آرہا ہوں۔"سیرینا کا نام سنتے ہی اسے تپانے کا اچھا موقع ملا تھا۔کال کٹ کر کے وہ لیپ ٹاپ بند کر کے اٹھ گیا۔بلیزر ہاتھ میں لیتے ریان اپنے آفس سے نکل گیا تھا۔رخ لفٹ کی جانب تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آج سب نے ٹھان لی ہے کہ مجھے کام کرنے نہیں دینا۔پہلے باسل نے بلا لیا اب تم لوگ مجھے یہاں لے آئے ہو۔"سیرینا جب سے ان کے ساتھ مال میں داخل ہوئی تھی مسلسل بولے جارہی تھی۔آئینہ نے آنکھیں گھمائیں۔

"اگر یہیں تمھاری پیاری دوست ماہا ہوتی تو تم بہت مزے سے شاپنگ کر رہی ہوتی۔"وہ غصے سے بولی۔

"ماہا کیوں نہیں آئی؟اوہ ہاں!آج آنٹی کا چیک اپ تھا۔"اس نے خود سوال کر کے خود ہی جواب دے دیا۔

"واؤ رینا لوک!کتنا پیارا ڈریس ہے۔"آئینہ کی نظر ایک آؤٹ لیٹ پر گئی تو وہ سیرینا کو اپنے ساتھ لیتی اندر گھس گئی۔عمار بیزاری سے ان کے پیچھے گیا۔یہاں آئے ہوئے صرف پندرہ

www.novelsclubb.com

منٹ ہوئے تھے اور وہ ابھی سے ہی تھک گیا تھا۔ سب سے پہلے تو پورے مال کا چکر لگایا، اب جا کر کسی آؤٹ لیٹ میں کچھ پسند آیا۔ وہ بس شکر ہی کر سکا تھا۔ ایک تو ریان بھی اب تک نہیں آیا تھا۔ عمار بیزار کھڑا اپنے موبائل میں لگ گیا۔ اب یہاں وہ اور کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ آئینہ اور سیرینا ڈریسز دیکھنے میں مصروف ہو گئی تھیں۔

سیرینا آگے والے ڈریسز دیکھنے کے لیے بڑھی۔ وہاں بہت خوب صورت ایسٹرن وئیر تھے۔ وہ انہیں نہارنے میں مصروف تھی جب پیچھے سے کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی، پھر کسی کی سانس اپنی گردن کے پاس محسوس ہوئی۔ مردانہ کلون کی مہک نے اس کے گرد ایک دائرہ بنایا۔ وہ نہ ہل سکی نہ مڑ سکی۔

"ہیلو فیوچر وائف!" ریان کی بھاری مگر دھیمی آواز کان کے بہت پاس سنائی دی اور وہ پیچھے ہو کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ سیرینا ٹھک سی پیچھے ہوئی۔ گردن اونچی کیے اسے فرصت سے گھورتی وہ تپ ہی تو گئی تھی۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" طیش کو اندر دباتے وہ پھنکاری۔ ریان کو سکون مل گیا تھا۔ اسے تپانے کا مزہ ہی کچھ اور تھا۔ ریان نے کندھے اچکائے۔

"کیوں ناہم اپنی منگنی کی شاپنگ ایک ساتھ کریں؟" اس نے سیرینا کے پیچھے ہینگ ہوا ایک خوب صورت گلابی رنگ کا ڈریس اٹھایا ساتھ سیرینا کا بازو پکڑے اسے شیشے کے سامنے کیا اور ڈریس اس کے آگے کیا۔ "اگر تم یہ کپڑے میرے لیے ٹرائے کرو گی تو مجھے بہت اچھا لگے گا۔" اس نے مسکراتے ہوئے اسے اور تپا دیا تھا۔ جھنجھلا کر وہ ڈریس واپس ٹانگتے سیرینا دوبارہ اس کی جانب پلٹی۔ اسے تپا ہوا دیکھ کر ریان کی ساری تھکان دور ہو گئی تھی۔

"ریان کو تم دونوں نے بلایا ہے نا؟" سیرینا نے آگے بڑھتے آئینہ اور عمار کے پاس آتے تندھی سے گھورتے ان سے پوچھا۔ آئینہ اور عمار نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں بالکل نہیں۔" دونوں نے ایک ساتھ کہا۔

"اور اگر آ بھی گئے ہیں ریان بھائی تو اچھا ہے نا، تم دونوں ساتھ شاپنگ کر لو گے۔" آئینہ نے مزید کہا۔ سیرینا غصے سے اسے گھور کر رہ گئی۔ خیال تو یہی آیا کہ پاؤں پر کلہاڑی مار لی ہے تو درد بھی سہنا پڑے گا! وہ غصے سے اس آؤٹ لیٹ سے باہر آ گئی۔ ریان مسکراہٹ دبائے اس کے پیچھے ہو لیا۔

www.novelsclubb.com

"پیچھا کیوں نہیں چھوڑ دیتے میرا۔" غصے سے اسے دیکھے بغیر کہا گیا۔

"پیچھا چھوڑنے کے لیے نہیں پکڑا۔" اس کے ہم قدم چلتے وہ مسکراہٹ دبائے سنجیدگی سے بولا۔ سیرینا کو جو آؤٹ لیٹ دکھا اس میں داخل ہوتی کوئی بھی ڈریس اٹھائے ریان کے ہاتھ میں پکڑانے بلکے پٹخنے لگی۔

"شوہر بنانے کی پریکٹس کروا رہی ہو؟" وہ بغیر برا مانے ان کپڑوں کو پکڑنے لگا۔

"شٹ اپ!"

"میک می۔"

"چیپ انسان۔" وہ غصے سے چڑ کر بولی۔ ریان نے کندھے اچکا دیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلا دن نئی مصروفیت کے ساتھ شروع ہوا تھا۔ ریان اپنے آفس میں بیٹھا کام میں مصروف تھا جب معاذ دروازا ناک کرتے اندر داخل ہوا۔ ریان نے سر اٹھائے اسے دیکھا پھر بھوئیں اچکائی۔

"بولو۔"

www.novelsclubb.com

"یہ آپ کے لیے۔" معاذ نے ایک لفافہ اس کے جانب بڑھاتے کہا۔ ریان نے بھوئیں جوڑے اسے کھولا۔ وہ لفافہ ظفر انڈسٹریز کے سی ای او یعنی عباد ظفر بیگ کے جانب سے تھا۔ بسنز گالا کا انویٹیشن۔ کل شام۔ ریان نے نظریں اٹھائے معاذ کو دیکھا۔

"روبوٹ بنے رہنے سے زیادہ اچھا ہے کے کوئی انسانوں والی حرکت کرلو۔ یہ عباد سر کا کہنا ہے۔" معاذ مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔ ریان نے آنکھیں گھامئی۔

"اور کچھ ؟" اس نے لفافہ سائڈ کرتے بولا۔

"میں نے آپکی کل کی میٹینگ پوسٹ پونڈ کردی ہے۔ تاکہ آپ کے پاس کوئی ایکسکیوز نا ہو۔" اس نے آخری جملہ آہستگی سے بڑبڑایا۔ ریان نے اسے گھروتے ہوئے جانے کا اشارا کرا۔

ریان پارٹیز سے دور رہتا تھا۔ اس کے لیے پارٹیز کا مطلب ڈسٹریکشن تھا اور اسے اپنے کام میں کسی قسم کی ڈسٹریکشن پسند نہیں تھی۔ اب وہ چاہ کر بھی انکار نہیں کرسکتا تھا کیونکہ عباد اسے کھینچ کر لے جانے کے لیے بہت آرام سے آسکتے تھے۔ سر جھٹکتے وہ کام میں دوبارا مصروف ہوگیا تھا۔ ابھی بہت سا کام تھا جو اسے وائنڈاپ کرنا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس بنجر گھر کے اسی مخصوص کمریں میں آج وہ پھر اس دیوار کے سامنے کھڑا پراسراریت سے مسکرا رہا تھا۔ اُس کی مضبوط کلائی میں پہنی قیمتی گھڑی ٹک ٹک کے مدھم شور سے کمرے کی خاموشی میں خلل پیدا کر رہی تھی۔ اس کی نظریں اپنے سامنے دیوار پر جمی تھیں۔

دیوار پر اس کی بے شمار تصاویر موجود تھیں۔ اُس کے روز مرہ کے غیر محتاط لمحے، جیسے کوئی اسے بہت قریب سے دیکھ رہا ہو۔ ہر تصویر کو بڑی احتیاط سے دیوار پر پن کیا گیا تھا۔ جیسے اس کی زندگی کا ہر لمحہ ایک پہیلی ہو، جسے وہ حل کر رہا ہو۔

اپنے ہاتھ کو بڑھاتے اس نے سیرینا کی ایک تصویر پر دکھتے بالوں پر پھیرا۔ اس شخص کی آنکھوں میں ایک جنون کا طوفان ٹھہرا ہوا تھا۔ جنون کا ایک خاموش طوفان۔ ایسا خاموش کہ جب یہ طوفان پوری شدت پکڑے تو سب کو تباہ کر دینے کی سکت رکھتا ہو۔ اُس نے اپنی سیاہ ہُڈی کی جیب میں ہاتھ ڈالتے ایک تصویر نکالی۔ وہ سیرینا کی ہی تھی، کل کی۔ جس میں وہ ریسٹورنٹ میں بیٹھی تھی۔ وہی منظر جب وہ باسل کا انتظار کر رہی تھی۔ اُس نے مسکرا کر وہ تصویر

www.novelsclubb.com

بھی بے حد احتیاط سے دیوار پر لگالی۔ ایک قدم پیچھے ہٹ کر اُس نے اپنے سر کو ایک جانب جھکایا پھر اپنے کام کو سراہتے اس نے لبوں پر سیٹی کی ایک دھن بجائی۔

"جلد ہی تم سمجھ جاؤ گی۔ یہ سب۔۔۔ ہم دونوں کے لیے ہے۔" اپنی مخصوص بھاری آواز میں اس نے سرگوشی کی تھی۔ خود سے ،اُس سے۔

نیچے ایک ٹیبل موجود تھی۔ جہاں پر ایک نقشہ نما بڑا اور چوڑا کاغذ بچھا ہوا تھا۔اس کاغذ پر کچھ جگہوں پر سرخ مارکر سے دائرہ بنایا ہوا تھا۔ اُس شخص کی مخروطی انگلیاں چند خاص مقامات سے پھسلتیں ایک مقام پر ٹھہریں۔" آفس"۔ اس نے اپنی گھڑی کی جانب دیکھا۔ پھر نیلی آنکھیں بند کر لیں۔ اس وقت وہ اپنے آفس سے نکل رہی ہوگی۔ وہ جیسے دماغ میں اس کے قدموں کا تصور کررہا تھا۔سیاہ ہیل۔اُس کے لب دلکشی سے مسکرائے۔اُس نے ایک گہری مطمئن سانس ہوا کے سپرد کی۔

"جلد ہی۔۔۔" اس نے دوبارہ دہرایا۔اب جیسے وہ اندھیرے کی آغوش میں کسی گہری سوچ میں ڈوبتا چلا جارہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سیاہ ہیل کی آواز پیدا کرتے وہ اپنے آفس سے نکل کر گاڑی میں بیٹھی۔ گاڑی کے اگنیشن میں چابی گھماتے اس نے کار کو ریورس کیا اور پھر گئیر چینج کرتے گاڑی آگے بڑھا لی۔ کان میں ائیر پوڈز لگا کر فون پر آئی کال کو ریسیو کیا۔

"ہیلو ! کیسی ہو ماہا؟"

"السلام علیکم ! میں ٹھیک ، تم سناؤ۔" ماہا کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

"میں ٹھیک ، میٹینگ میں آرہی ہو؟"

"ہاں ہر چیز تیار ہے میں بس نکل رہی ہوں۔ عباد ظفر کا انویٹیشن ملا؟"

"ہاں مل گیا تھا۔ تم بھی چلو گی؟" سیرینا نے پوچھا، ساتھ گاڑی کسی کیفے کی پارکنگ میں پارک کی۔

"میرا کیا کام وہاں ؟" ماہا ہنسی۔

"ارے چلو، مزا آئے گا بہت۔ اس ہیکٹک روٹین سے میں بہت بیزار ہو گئی ہوں۔ تھینکس ٹو عباد جس نے بزنس گالا رکھا۔" کوئی پارٹی یا ایونٹ ہو اور سیرینا نا جائے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔

''ہاں یہ تو ہے۔ آفس سے گھر، گھر سے آفس۔ ایسا لگتا ہے کسی لوپ میں پھس گئے ہیں ہم۔'' ماہا نے کچھ اکتاہٹ سے سیرینا سے اتفاق کرتے کہا۔

''اگزیکٹلی ،اب بتاؤ چل رہی ہو پھر؟'' سیرینا اپنا کافی کا آرڈر دینے کے بعد بولی۔

''دیکھوں گی۔'' ماہا نے سر جھٹکا۔

''میں کل پک کرنے آجاؤ گی تمہیں، سات بجے تک تیار رہنا، بائے۔'' سیرینا نے کہتے ساتھ کال کٹ کر دی تھی۔ ماہا نہ نہ کرتی رہ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آئم ریڈی، لیٹس گو۔'' آئینہ گاڑی کے ساتھ کھڑے عمار کو دیکھتے بولی۔ ''کیسی لگ رہی ہوں؟'' ساتھ ہلکا سا گھومتے پوچھا۔

''بہت پیاری۔'' عمار مسکراتے ہوئے بولا۔ سرخ کرتے پر سفید فلیپر پہنے اور نیٹ کا دوپٹا گلے میں ڈالے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ ''بس ایک چیز کی کمی ہے۔'' عمار آگے ہوتے اس کا گلے میں پہنا دوپٹا سر پر ڈالتے پیچھے ہوا۔

''پرفیکٹ۔'' آئینہ نے بھنویں اچکائیں اور سر پر دوپٹا ٹھیک کیا۔

”تھینکس ! چلیں ؟“ آئینہ آگے سے گھومتے پیسنجر سیٹ پر بیٹھ گئ۔ عمار نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کی۔

”ہاں تو میڈم ! تیار ہو ؟“ اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”بہت ایکسائٹڈ ہوں۔“ اس نے جوش سے کہا۔

عمار مسکرا کر ڈرائیو کرنے لگا۔ آئینہ وقتاً فوقتاً کوئی نا کوئی بات کرتی تو عمار اس کا جواب دیتا۔ ایک گھنٹے کی ڈرائیو تھی اور وہ دونوں اپنی منزل پر پہنچ گئے تھے۔

”چلو، اب تمھیں ہمارا فارم ہاؤس گھماؤں۔“ وہ گاڑی سے اترتے بولا اور گھومتے ہوئے پیسنجر سیٹ کی جانب آیا اور دروازہ کھولا۔

وہ دونوں اس فارم ہاؤس میں داخل ہوئے۔ ہر جانب درخت ہی درخت تھے۔ کانوں میں کہیں دور بہتے پانی کی آواز آرہی تھی۔ سبز پہاڑوں کا خوبصورت منظر لیے یہ فارم ہاؤس بالکل کسی خواب جیسا دکھتا تھا۔ مضبوط لکڑی سے بنا ایک خوبصورت سا فارم ہاؤس، جہاں عمار اور سیرینا سمیت آئینہ کی بھی بے حد یادیں جڑی تھیں۔ بچپن میں ان کے گھر فارم ہاؤس کے قریب ہوتے تھے اور یہ تینوں ہفتے کی صبح سے لیکر اتوار کی شام تک یہاں بہت مزے کرتے

www.novelsclubb.com

تھے۔پول پارٹی سے لیکر باربی کیواور باربی کیو سے لیکر میوزک پارٹی تک کے سارے مزے اِنہوں نے یہاں کیے ہوئے تھے۔

"واؤ! یہ تو بالکل ویسے کا ویسا ہی ہے۔"آئینہ سبز درختوں اور خوبصورت پھولوں سے لش گارڈن کو دیکھتے بولی، پھر وہ دونوں اندر کی جانب بڑھے۔دروازہ کھولتے ساتھ جیسے کتنی یادوں نے ان کے ذہن پر دستک دی۔آئینہ گھومتے ہوئے چاروں اور دیکھتی پرانے دنوں میں کھوگئی تھی۔عمار مسکراتے ہوئے دروازے سے ٹیک لگائے بازو سینے پر فولڈ کیے اسے دیکھ رہا تھا۔

"یاد ہے عمار سیرینا ہمیں گندا پیانو بجا کر کتنا پکاتی تھی۔"وہ پیانو کی جانب جا کر بولی۔پھر اس کی نظر لیونگ روم کی جانب گئی۔چھت پر ایک خوبصورت فانوس لٹکا تھا، دیوار میں انگیٹھی لگی تھی، خوبصورت اور نفیس قالین، جس پر چار پانچ کشنز رکھے تھے۔چھوٹی سی میز پر ایک جگ اور ساتھ دو چھوٹے کپ تھے۔"یاد ہے یہاں بیٹھ کر ہم ایک دوسرے کو ہارر اسٹوریز سناتے تھے؟ پھر ساری رات نیند نہیں آتی تھی۔"آئینہ ہنستے ہوئے بولی۔اپنی ہیلز اتار کر شو ریک میں رکھتے وہ اس قالین پر رکھے کشن پر بیٹھ گئی۔جگ سے گرم چائے دونوں کپوں میں

www.novelsclubb.com

اُنڈیل کر اس نے ایک گھونٹ بھرا۔ عمار ہنستے ہوئے اپنے اسنیکرز اتار کر شو ریک میں رکھ کر اس کے برابر رکھے کشن پر آکر بیٹھ گیا۔

"یاد ہے، سب یاد ہے۔" اس نے مسکرا کر آئینہ کو دیکھا۔

"یہ بھی یاد ہے جب تم نے مجھے ایک کارڈ لکھ کر دیا تھا۔" عمار ہنسا۔ آئینہ کا چہرہ خفت کے مارے سرخ پڑ گیا۔

"تمہیں اب تک یاد ہے؟" اس نے آنکھیں گھماتے کہا۔

"ہاں بالکل، کیا لکھا تھا تم نے؟ ہاں! یاد آیا۔۔۔ عمار آئم سوس۔۔۔"

"شٹ اپ عمار! تنگ نہ کرو۔" آئینہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتے تنگ ہوتے بولی۔ عمار کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔

"اچھا خیر، آئینہ! یاد ہے تم ایک بار یہاں گری تھی؟" عمار دروازے کے اسٹیپ کی جانب اشارہ کرتے بولا۔

"اُف عمار! تمھیں فضول باتیں یاد ہیں بس۔" اسے اچھے سے یاد تھا۔

"اور تمھارا آگے کا دانت بھی ٹوٹ گیا تھا۔" وہ ہنستے ہوئے بولا۔ آئینہ نے اسے گھورا۔

www.novelsclubb.com

"مام میرا ٹیتھ۔" وہ اب مزید ہنستے اس کی نقل اتار رہا تھا۔ آئینہ سینے پر ہاتھ باندھے اسے غصے سے دیکھ رہی تھی لیکن اس بات پر ہنس دی۔

"ہاں تو مجھے لگا تھا اب میرا دانت کبھی واپس نہیں آئے گا اوکے۔" اس نے عمار کے کندھے پر تھپڑ مارتے بولا۔

"یاد ہے تم ہمارا بکرا کٹتے دیکھ کتنا روئی تھی؟" عمار ہنسی روکتے بولا۔ اسے آئینہ کو تنگ کرنے میں مزہ آرہا تھا۔

"عمار! میں چلی جاؤں گی۔" اس نے عمار کے نام کا 'ر' کھینچتے تنگ ہو کر کہا۔

"اچھا سوری!" وہ ہنستے ہوئے سر جھٹک کر بولا۔ ابھی اسے مزید باتیں یاد آرہی تھیں لیکن وہ چپ ہو گیا۔ چائے کا کپ اٹھا کر گھونٹ بھرتے اس نے کچھ لمحے آنکھیں بند کر لیں۔ کاموں کی ٹینشن، گھر کی ٹینشن، کسی پروجیکٹ کی ٹینشن یا کسی شخص کی ٹینشن، اسے ایسا لگا جیسے وہ ہر ٹینشن سے رہا ہو گیا ہو۔ سب جیسے یہاں اس خوبصورت عورت کے ساتھ بہت پیارا لگ رہا تھا۔ ہر دکھ، ہر درد، کچھ وقت کے لیے دور تھا۔ بس وہ تھا، آئینہ تھی اور یہ پرسکون ماحول۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

شام کے وقت ماہا گھر کے اندر داخل ہوئی۔ کمرے میں جاتے اس نے بیگ اور لیپ ٹاپ ٹیبل پر رکھا پھر منہ ہاتھ دھر کر حفصہ صاحبہ کے کمرے کی جانب بڑھتے کھلے دروازے سے اندر آ گئی۔

"اسلام علیکم امی!" ماہا دھیمے سے بولتے ان کے پیچھے آکر کھڑی ہوگئی۔ حفصہ صاحبہ الماری کا پٹ کھولے کرسی پر بیٹھے ایک تصویر کو دیکھ رہی تھیں۔

"ابو کی یاد آ رہی ہے؟" اس نے مسکرا کر محبت سے پوچھا۔ جھکتے ہوئے ان کے گال کو چومتے ماہا نے اس تصویر کو دیکھا، اس میں آلیار صاحب اور حفصہ صاحبہ ساتھ کھڑے تھے۔

"کوئی نئی بات ہے؟" انہوں نے گہری سانس بھرتے کہا۔ لبوں پر ایک اداس مسکراہٹ تھی۔

"مجھے بھی ابو بہت یاد آتے ہیں۔" ماہا نے اس تصویر کو ان کے ہاتھ سے لیے دیکھتے بولا۔

"ابو نے ہمیشہ صبر کرنا سکھایا تھا امی، لیکن یہ نہیں سکھایا کہ ان کے جانے کے بعد کیسے صبر کرنا ہے۔" وہ مسکرا کے گویا ہوئی۔

"جب کوئی اپنا دور جاتا ہے تو بہت تکلیف ہوتی ہے، لیکن مجھے تو کسی غیر کے دور جانے کی بھی اتنی ہی تکلیف ہوئی ہے۔" ماہا کی زبان پھسلی۔ حفصہ صاحبہ چونکی۔

www.novelsclubb.com

"غیر کو جب اپنا بنا لو تو اس کے ہر درد کی تکلیف ہمیں محسوس ہوتی ہے اور اگر وہی غیر دور چلا جائے تو دل کا آدھا حصّہ اس کے ساتھ چلا جاتا ہے۔" انہوں نے اسے دیکھتے مسکرا کر کہا۔

"لیکن کیوں؟" ماہا نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا۔

"کیوں کہ وہ اپنا بن جاتا ہے۔ زندگی میں نہ سہی، دل میں سہی۔" ماہا انہیں دیکھتی رہ گئی اور وہ کہہ کر اب اٹھ گئی تھیں۔

"اس درد سے پیچھا کیسے چھڑائیں؟" ماہا نے بے اختیار پوچھا۔ حفصہ صاحبہ نے ٹھہر کر اسے دیکھا۔

"اس درد کی جڑ کو ختم کر دو، اسے دل سے نکال دو۔" انہوں نے ماہا کو دیکھ کر دھیمے لہجے میں کہا۔

"کیا یہ آسان ہے؟" ماہا تھک کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"ہر چیز آسان تو نہیں ہوتی ماہا۔" حفصہ صاحبہ اس کے ساتھ بیٹھ کر بولیں، اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے سہلایا۔

"تو دل میں اس غیر کا آنا اتنا آسان کیوں ہوتا ہے؟" اس نے انہیں دیکھتے پوچھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہر چیز مشکل تو نہیں ہوتی ماہا۔" انہوں مسکرا کر کہا۔ ماہا ہنس دی۔ ان کے کندھے پر سر رکھتے اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی تصویر کو دیکھا۔

"کل بزنس گالا ہے اور سیرینا چاہتی ہے میں اس کے ساتھ جاؤں۔"

"تم جانا چاہتی ہو تو جاؤ، کچھ وقت کے لیے خود کو سکون دو۔" انہون نے ماہا کے بال سہلاتے کہا۔ ماہا نے سر ہلاتے آنکھیں بند کر لیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فجر کا وقت تھا۔ چاروں طرف سکون چھایا ہوا تھا۔ ٹھنڈی ہواؤں کی سرسراہٹ، چڑیوں کی چہچہاہٹ، اذان کے بعد کی خاموشی اور دھیمی روشنی کا تازہ منظر دل کو سکون بخش رہا تھا۔ ریان نماز سے فارغ ہو کر اپنے گھر کے ذاتی جم میں آ گیا۔

جم وسیع اور جدید ساز و سامان سے آراستہ تھا۔ سرمئی اور سیاہ رنگوں کے امتزاج نے اسے پُرکشش انداز دیا ہوا تھا۔ ایک دیوار چھت سے فرش تک شیشے سے ڈھکی ہوئی تھی، جو کمرے کو مزید کشادہ اور روشن بنا رہی تھی۔

ریان نے کانوں میں ہیڈ فونز لگائے، کچھ دیر اسٹریچنگ کی اور پھر کمرے کے وسط میں آیا۔ کلائی میں پہنی گھڑی پر ٹائمر سیٹ کیا اور زمین پر ہاتھ رکھ کر پُش اپس شروع کیے۔ اس کی

سیاہ بغیر بازو کی شرٹ سے اس کے مضبوط بازو نمایاں ہو رہے تھے اور ہر حرکت پر اس کے بائسپس تن جاتے تھے۔

وقت گزرنے کے ساتھ اس کے بکھرے ہوئے سیاہ بال پسینے کے قطروں سے گیلے ہو چکے تھے اور چہرے کے تاثرات سخت تھے۔ جھکتے اور اٹھتے وقت اس کے بازوؤں کی رگیں نمایاں ہو رہی تھیں۔ کلائی میں بندھی سمارٹ واچ کی اسکرین پر ورزش کا دورانیہ نظر آ رہا تھا، جہاں سرخ ہندسے ہر گزرتے سیکنڈ کے ساتھ کم ہو رہے تھے۔

جیسے ہی دس منٹ مکمل ہوئے، سمارٹ واچ کی ہلکی سی وائبریشن اور بیپ نے اسے اطلاع دی۔ ریان نے ایک آخری پُش اپ کیا، پھر اٹھ کر رکا، گہری سانس لی، اور اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کیا، پانی کی بوتل اٹھائی، چند گھونٹ لیے اور دیوار گیر آئینے کی طرف دیکھا۔ آئینے میں اس کا عکس نظر آیا، وجیہہ، پُرکشش اور مردانہ وجاہت سے بھرپور۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سیرینا اپنے روم کی بالکنی میں بیٹھی تھی۔ سورج کی نرم کرنیں اس کی جلد سے ٹکرا رہی تھیں۔ اس نے اپنی نوٹ بک کھولی۔ ایک نادر لمحہ، جہاں وہ کسی قسم کے پریشر میں نہیں ہوتی تھی۔ اس نے گہری سانس لی، پھر اس کا قلم صفحے پر رکا اور پھر وہ لکھنے لگی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہم زندگی میں بہت کچھ حاصل کرتے ہیں، لیکن کبھی کبھی لگتا ہے کہ وہ سب کم ہے ،جب تک ہم کچھ حاصل نہ کر لیں ، ہمیں لگتا ہے ہمیں سکون مل جائے گا مگر پھر جب وہ ملتا ہے، وہ احساس کمال کبھی نہیں لگتا۔"

وہ رکی، بادلوں سے بھرے آسمان پر نظریں جمائیں۔وہ چیزیں جنہیں حاصل کرنے کے لیے اس نے سخت محنت کی تھی،اب بیکار لگ رہی تھیں۔ان چیزوں سے ایک دوری محسوس ہورہی تھی۔ایسی جو وہ سمجھ نہیں پارہی تھی۔کچھ لمحے وہ آسمان کو تکتی رہی،چڑیوں کی چہچہاہٹ کسی گیت جیسی لگ رہی تھی۔نرم، سکون بخشنے والی۔گول ماربل کے میز پر رکھا کافی کا کپ اٹھا کر اس نے کچھ گھونٹ بھرے، پھر دوبارہ قلم اٹھایا۔

"ہم جتنی بھی چیزیں حاصل کر لیں، آخرکار وہ سب کچھ لا حاصل ہی لگتا ہے۔ پھر وہی سوال، کیا ہم کبھی پوری طرح سے خوش ہو پائیں گے؟ کیا وہ چیز جو ہمیں کبھی چاہیئے تھی، ہمیں واقعی چاہیئے تھی؟"

وہ نرمی سے مسکراتے ہوئے آگے لکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"شاید ہم سب کچھ حاصل کر کے بھی یہ نہیں سمجھ پاتے کہ سکون وہ نہیں ہے جو ہم نے چاہا تھا ،سکون وہ ہے جو ہمیں خود سے ملنے پر ملتا ہے، جب ہم اپنی کمزوریوں کو بھی قبول کر لیتے ہیں۔"

اپنے الفاظ کا بوجھ محسوس کرتے ہوئے،اس نے نوٹ بک بند کردی۔دوڑنا ہمیشہ جواب نہیں ہوتا۔ہم وہ سب کچھ حاصل کر لیتے ہیں جو ہمیں لگتا ہے کہ ہمیں چاہیئے مگر پھر بھی کچھ کمی سی لگتی ہے۔کیونکہ جو ملتا ہے وہ عام ہو جاتا ہے،خاص وہی ہے جو کاش ہے۔شاید یہ مسئلہ وہ چیزیں نہیں جو ہم تلاش کر رہے ہیں،بلکہ وہ ہیں جس سے ہم بھاگ کر بچنا چاہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہال کے اندر قدم رکھتے ہی ایک شاندار منظر سامنے تھا۔ پورے ہال میں گہرے سیاہ اور سرخ رنگ کا امتزاج تھا۔ چھت سے لٹکتے عالیشان فانوس سفید اور سنہری روشنی بکھیر رہے تھے۔

دیواروں پر سفیدرنگ تھا، جسے سنہری روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔ ہر میز پر سیاہ ریشمی کپڑا بچھا ہوا تھا اور درمیان میں سرخ گلاب کے گلدستے رکھے تھے۔

www.novelsclubb.com

کرسٹل گلاس اور نفیس کٹلری موجود تھی، جبکہ کرسیوں کو سیاہ کور اور سرخ ربن سے سجایا گیا تھا۔

ہال میں ایک بہت بڑاا سٹیج موجود تھا جس پر سرخ کارپیٹ بچھا تھااور سیدھے ہاتھ والی سائیڈ پر پوڈیم ڈائس تھی، جس پر مائیک لگا تھا۔ ہر جگہ کو بہت ہی نفاست سے سجایا گیا تھا۔ سیاہ اور سرخ کے ڈریسنگ کوڈ کے ساتھ مرد سیاہ ٹکسیڈو اور خواتین سرخ لباس میں ملبوس تھیں۔ ہر جانب ماحول بہت خوشگوار تھا۔ ہوا میں ہلکی موسیقی کی مدھم دھنیں گونج رہی تھیں، جو ماحول کو مکمل اور بے حد اچھا بنا رہی تھیں۔

"گڈ ایوننگ ایوری ون!" عباد ایک خوشگوار مسکراہٹ کے ساتھ اسٹیج پر آیا اور ڈائس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ سیاہ ٹکسیڈو میں وہ بے حد خوبرو دکھائی دے رہا تھا۔

"امید ہے آپ سب خیریت سے ہوں گے۔" اس نے مہذب انداز میں کہنا شروع کیا۔

"آج کے بزنس گالا کے انعقاد کی دو اہم وجوہات ہیں۔ پہلی، کہ ہماری کمپنی دیگر کمپنیز کے ساتھ مضبوط تعلقات قائم کرنا چاہتی ہے لیکن دوسری وجہ میرے دل کے بہت قریب ہے۔" وہ تھوڑا رکا، جیسے اپنے جذبات کو لفظوں میں سمونے کے لیے لمحہ لے رہا ہو۔ حاضرین کی نظریں پوری توجہ سے اس پر جمی تھیں۔

"دوسری وجہ یہ ہے کہ میں آج اس اسٹیج پر آپ سب کے سامنے اپنے مرحوم والد کا ایک خواب پورا ہوتا دیکھ رہا ہوں۔ میرے والد ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ کامیابی محض ایک منزل نہیں، بلکہ وہ سفر ہے جو استقامت، یقین اور محنت سے طے ہوتا ہے۔ان کی خواہش تھی کہ میں نہ صرف اپنی منزل حاصل کروں بلکہ اپنے سفر کو دوسروں کے لیے ایک مثال بنا سکوں۔" وہ ایک لمحے کو رکا، پھر گہری سانس لی اور ہلکا سا مسکرایا۔

"میں آج فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ ظفر انڈسٹریز نے ان کی رہنمائی اور دعاؤں کے سائے میں وہ مقام حاصل کر لیا ہے جو کبھی ان کا خواب تھا۔ یہ گالا صرف ہماری کامیابی کا جشن نہیں، بلکہ ان اصولوں کی یاد دہانی بھی ہے جو میرے والد نے مجھے سکھائے تھے، ایمان، استقامت، اور محنت۔"

اس کی آواز میں خلوص اور فخر تھا۔ہال میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ جیسے ہی وہ اپنی بات ختم کر کے مسکرایا، تالیوں کی گونج نے اس خاموشی کو توڑ دیا اور پورا ہال تعریف کے شور سے گونج اٹھا۔

اسٹیج سے نیچے اتر کر وہ ایک گول میز کی جانب آیا جس کے گرد ریان، عمار، سیرینا، ماہا، اور آئینہ موجود تھے۔

www.novelsclubb.com

سیرینا نے گہرے سرخ رنگ کا گاؤن پہنا ہوا تھا، جو نہایت نفاست سے تیار کیا گیا تھا۔ گاؤن کی آستینیں کھلی، لمبی اور جھالر دار تھیں۔ گاؤن کے وسط میں، کمر کے گرد ہم رنگ بیلٹ نما کپڑا لپٹا ہوا تھا، جس کے ساتھ بائیں جانب سنہرے رنگ کے پتوں کا ڈیزائن تھا۔ گاؤن لمبا اور سیدھا تھا جو گاؤن کو بہت سمپل اور ایلیگینٹ لک دے رہا تھا۔ اس نے اپنے سیاہ لمبے بالوں کو ہلکے لوز کرل دے کر کھولا ہوا تھا، سافٹ میک اپ کے ساتھ گہرے سرخ رنگ کی لپ اسٹک نے اس کے سراپے کو چار چاند لگا دیے تھے۔

ریان نے سیاہ رنگ کا نفیس ٹکسیڈو پہنا ہوا تھا۔ وہ سادہ مگر بے حد جاذب نظر آرہا تھا۔ چوڑے شانے، مسکیولین ن وجاہت، وجیہہ، ہینڈسم۔ اس نے بالوں کو نفاست سے سیٹ کیا ہوا تھا، لیکن ماتھے پر کچھ چھوٹے بالوں کی لٹیں بے ساختہ گر رہی تھیں۔ اس کی کلائی پر ایک مہنگی اور خوبصورت گھڑی بندھی ہوئی تھی۔ وہ ہمیشہ کی طرح وجیہہ اور باوقار دکھائی دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

آئینہ نے گہرے سرخ رنگ کا ریشمی شارٹ کرتا پہنا ہوا تھا، جو گھٹنوں سے کچھ اوپر آرہا تھا۔اس کے ساتھ ہم رنگ ریشمی فلیپر پہنا ہوا تھا۔ کرتے کے نچلے حصے پر چمکدار چاندی کی لکیروں کا نفیس ڈیزائن بنا ہوا تھا، جو چھوٹے بڑے خطوط کی صورت میں اوپر کی جانب آکر درمیان میں غائب ہو رہا تھا۔اس کے چھوٹے ایش براؤن بال ایک پونی ٹیل میں بندھے ہوئے تھے، جبکہ چہرے کے دونوں طرف دو سیدھی لٹیں آزادانہ گر رہی تھیں۔اس کا میک اپ بے حد پرفیکٹ تھا، سموکی آئیز، براؤن شیڈ کی لپ اسٹک اور ہر چیز نہایت متوازن اور دلکش لگ رہی تھی۔

ماہانے گہرے سرخ رنگ کا ایک لمبا گاؤن پہنا ہوا تھا جو تھوڑا ڈھیلا اور ریشمی دکھائی دے رہا تھا۔اس کے گاؤن پر کسی قسم کا کوئی ڈیزائن نہیں تھا۔وہ بالکل سمپل اور اپنے انداز میں بے حد ایلیگینٹ لگ رہا تھا۔ہم رنگ نیٹ کا دوپٹا ایک کندھے پر پن سے سیٹ تھا لیکن دوسری طرف سے سینے پر پھیلا ہوا تھا۔اس کے بالوں کا اسٹائل کچھ اس طرح تھا کہ بالوں کو آگے سے پیچھے لے جاکر پن اپ کیا ہوا تھا اور باقی کو آزاد چھوڑا گیا تھا، جو لہراتے ہوئے اس کے کندھوں

www.novelsclubb.com

پر گر رہے تھے۔اس نے اپنا میک اپ سادہ رکھا تھا، جس سے اس کی نرم اور قدرتی خوبصورتی ظاہر ہو رہی تھی۔

عمار نے سیاہ شرٹ پر ہم رنگ پینٹ پہنی ہوئی تھی۔ شرٹ کی آستینیں رول کیے اوپر کی ہوئی تھیں۔ بالوں کو ماتھے پر بکھرے رہنے دیا تھا، الٹے ہاتھ کی تیسری انگلی میں مخصوص سادہ گولڈن رنگ کی انگوٹھی موجود تھی۔ وہ اپنے انداز میں بے حد خوبرو نظر آرہا تھا۔

عباد ان کی جانب آتے ساتھ ریان سے گلے لگتے اس سے ملا پھر عمار اور باقی سب سے۔

''کتنا ٹائم لگی اسکرپٹ یاد کرنے میں؟'' ریان نے ہلکے پھلکے لہجے میں مزاق کرتے کہا تو عباد سر جھٹکتے ہنس دیا۔

''ہر کوئی تجھ جیسا نہیں ہوتا۔اسکرپٹ سے نہیں چلتا میں۔'' اپنی شرٹ کا کالر درست کرتے عباد اترا کر بولا۔ریان نے '' جا بے'' کرتے اس کے کندھے پر ہاتھ مارا۔

''کم آن عباد! اسکا کام تو اسکرپٹ یاد کرنے کے بعد بھی نہیں چلتا۔'' سیرینا اپنے ائیر رنگ سے کھیلتے مسکرا کر طنز کیا۔ریان نے اس کے جانب دیکھا لیکن خاموش رہا سیرینا نے اس کو کچھ دیر دیکھا پھر نظریں پھیر لیں۔

"ٹرو۔" عباد نے سیرینا سے اتفاق کرتے سر ہلایا۔

عمار ہنسا۔ "ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے کے علاوہ کچھ کرتے ہو تم لوگ؟" عباد کے ساتھ سب ہلکا سا ہنسے تھے سوائے ماہا اور سیرینا کے۔

"خیر تم لوگ انجوائے کرو، میں دوسرے گیسٹس سے مل کر آیا۔" عباد وہاں سے دوسروں کی جانب بڑھ گیا تو ان کی میز پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"توریان! تم گئے نہیں کام سے آسٹریلیا؟" عمار ریان کی جانب دیکھتا بولا۔ ریان نے اپنی موکٹیل کا گھونٹ بھرتے کندھے اچکائے۔

"فلائٹ ڈیلے ہو گئی تو میں نے ارادہ بدل لیا۔" عمار نے سر ہلایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

"آؤچ! دکھتا نہیں ہے کیا۔" ماہا ریسٹ روم سے باہر کی جانب آئی تو کسی سے ٹکرا گئی۔ اس کا موڈ پہلے ہی خراب تھا اور خراب ہو گیا۔ سیٹی کی آواز پر ماہا نے سر اٹھا کر دیکھا تو اس کی بھنویں جڑیں۔

"دکھتا تو بہت اچھے سے ہے۔" عباد نے موبائل جیب میں رکھتے اسے دیکھا اور ایک آنکھ ماری۔ ماہا نے آنکھیں چھوٹی کیے اس کی حرکت کو ملاحظہ فرمایا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے؟ زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں۔"

"تھوڑا ہو جاؤں؟" عباد عادت سے مجبور ہلکا سا اس کی جانب جھکتے شوخ لہجے میں بولا۔

"کیا تمیز نہیں سکھائی کسی نے آپ کو؟ تمیز سے بات کریں، ورنہ میں۔۔۔" وہ پیچھے ہوئی۔

"ورنہ آپ؟" عباد مسکراتے ہوئے بھنویں اچکائے بولا۔

"ورنہ میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔" ماہا کے منہ میں جو آیا اس نے کہہ دیا۔ عباد کا قہقہہ گونجا، پھر وہ مسکراتے ہوئے سیدھا ہوا اور اپنا بلیزر درست کیا۔

"اتنی اچھی لڑکی کو جاتا ہوا کیسے دیکھ سکتا ہوں؟ بائے داوے، آپ سیرینا کی دوست ہیں نا؟ کیا نام تھا آپ کا۔۔۔"

"ماہا۔" ماہا نے اس کو گھورتے اکھڑے لہجے میں اپنا نام بتایا۔

اس سے پہلے وہ عباد کے سائیڈ سے نکلتی عباد نے اس کے آگے ہاتھ پھیلا دیا۔

"ایک سیکنڈ، ایک سیکنڈ۔" وہ دوبارہ اس کے سامنے کھڑے ہوتے بولا۔

"کیا مسئلہ ہے آپ کا؟ میرا راستہ کیوں روک رہے ہیں؟ کیا کوئی اور کام نہیں؟" ماہا کو تو آگ ہی لگ گئی۔ عجیب شخص تھا۔ چپکو!

"ارے، تعارف تو مکمل کرلوں۔اتنا سنہری موقع جانے دوں؟ میں عباد ظفر بیگ، ریان کا دوست اور ظفر انڈسٹریز کا سی ای او۔" اس نے ہاتھ آگے بڑھاتے مسکرا کر کہا۔ماہا نے پہلے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھا پھر اسے، پھر غصے میں کچھ بڑبڑاتی وہ اس کی سائیڈ سے نکل گئی۔

عباد نے اپنا ہاتھ گردن کے پیچھے لے جاکر بالوں پر پھیرا۔

"ماہا، ہاں؟" زیرِ لب بڑبڑاتے وہ مسکرا کر سر جھٹکتے دوسری جانب چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سیرینا اکیلی کھڑی اپنے ہاتھ میں پکڑے گلاس کو نا محسوس انداز میں گھماتے ماہا کا انتظار کر رہی تھی۔عمار آئینہ کو کچھ دوستوں سے ملانے کے لیے دوسری جانب چلا گیا تھا۔ریان کچھ فاصلے پر کھڑا کچھ لوگوں سے بات کرنے میں مصروف تھا لیکن اس کی آنکھیں گاہے بگاہے سیرینا کی جانب جارہی تھیں۔

کچھ دیر بعد وہ بات ختم کرتے اس کی میز کی جانب آگیا۔

"خاموش کھڑے رہنے کا شوق نیا ہے یا ہمیشہ سے تھا؟" اس نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔

اُس کا کیا پتا کب بلی کی طرح جھپٹ جائے۔

www.novelsclubb.com

''ضروری تو نہیں ہر وقت کسی سے بات کی جائے۔''سیرینا ہنوز گلاس پر نظریں جمائے کھڑی تھی۔

اوپر لگے فانوس کی سنہری روشنی اس کے نرم رخسار پر پڑ رہی تھی۔وہ بہت پیاری اور بہت پر سکون دکھائی دے رہی تھی۔

ریان نے بھنویں اچکائے اس کا جواب سنا۔

''بات تو ٹھیک ہے لیکن یہاں سب انجوائے کر رہے ہیں۔تم الگ تھلگ کیوں کھڑی ہو؟''اس نے اپنے گلاس سے موکٹیل کا گھونٹ بھرا۔

سیرینا نے اسے دیکھا اور ہلکے سے مسکرائی،لیکن اس مسکراہٹ میں کسی قسم کی گرمی نہیں تھی۔

''کبھی کبھی تنہائی بھی اچھی لگتی ہے،خاص طور پر جب غیر ضروری باتوں سے دور رہنا ہو۔''

''یہ غیر ضروری باتوں کی تعریف کیا ہے؟''ریان اس کے انداز پر ہنسا اور ایک قدم قریب ہوا۔

www.novelsclubb.com

''جو لوگ زبردستی بات کرنے آجائیں، وہی کافی ہے۔'' سیرینا بازو سینے پر باندھے بھنویں اچکائے طنز کرتے بولی۔

''کیا عجیب بات ہے، ہم دونوں کے لیے عام بات کرنا بھی کتنا مشکل ہے۔'' ریان نے اس کے طنز کا اثر لیے بغیر بات کو بدل دیا۔

''کبھی کبھی عام باتیں بھی مشکل لگتی ہیں، خاص طور پر جب سامنے والا آسانی سے سمجھنے والا نہ ہو۔'' سیرینا ہنوز سنجیدگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

''شاید تم ٹھیک کہتی ہو، لیکن کبھی کبھی سمجھنے کے لیے بات کرنا ضروری ہوتا ہے سیرینا۔'' ریان نے گہری سانس لی اور اب کے سنجیدگی سے بولا۔

''اور کبھی کبھی سمجھنے کے لیے خاموشی کافی ہوتی ہے۔'' سیرینا کہتے ساتھ دوسری جانب چلی گئی۔

''تمہاری خاموشی واقعی بہت کچھ کہتی ہے۔'' ریان اس کی پشت دیکھتے بڑبڑایا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

ہر طرف چمکتے ہوئے گلاسوں کی آوازیں اور گفتگو کی گونج سنائی دے رہی تھی جب اچانک ایک تبدیلی محسوس ہوئی، جیسے کسی نے کمرے کا ماحول بدل دیا ہو۔ایک خاموشی سی چھا گئی تھی اور سب کی نظریں دروازے پر مرکوز ہو گئیں۔

اس دروازے سے ایک حسین عورت کا سایہ نمودار ہوا۔اس کے سبز رنگ کے شمری گاؤن میں پوشیدہ ایک ایسی آہنگی تھی، جو فوراً تمام نظرں کا مرکز بن گئی۔ سبز رنگ، سب سے منفرد۔

وہ ایک قد آور اور حسین عورت تھی، جس کی عمر چوبیں کے آس پاس لگتی تھی۔اس کا جسم متناسب اور دبلا پتلا تھا۔اس کے چہرے پر کاٹ دار نقوش تھے۔اس کے لمبے اور گھنگریالے بال برگنڈی رنگ میں ڈائے تھے۔اس کی بڑی بڑی سونے جیسے رنگ کی آنکھیں چمکدار اور تیز تھیں، جو ہر کسی کی نظریں اپنی طرف کھینچ رہی تھیں۔اس کی ناک بلند اور تیز تھی اور اس کے لبوں پر ایک مخفی مسکراہٹ تھی۔

اس کے قدموں کی آواز میں کچھ ایسا تھا جو ہر کسی کو چونکا رہا تھا۔اس کے چہرے کے تاثرات بے حد پر سکون تھے۔

www.novelsclubb.com

ریان نے اس کی طرف دیکھا اور ریان کے چہرے پر ایک لمحے کے لیے حیرانی کے تاثرات نمایاں ہوئے تھے۔ سیرینا کی نظر اس عورت پر گئی، لیکن وہ کوئی نہیں تھی، جسے وہ جانتی ہو۔

وہ عورت ایک قدم آگے بڑھی اور ریان کے عین سامنے آکر رک گئی۔ اس کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا جو ریان کو کھٹکا تھا۔

"ہیلو ریان!" اس نے بے حد نرمی سے کہا مگر اس کی آواز میں ایک عجیب سا دباؤ تھا۔

"تم۔" ریان نے کچھ لمحے خاموشی سے اسے دیکھا پھر گہری سانس لیتے کہا، اس کے لہجے میں ایک لرزش سی تھی۔

"ہاں، میں۔" اس خوبصورت عورت نے اپنے لبوں پر ایک چمکدار مسکراہٹ لائے کہا۔

سیرینا نے آنکھیں سکیڑے نظریں اس عورت پر ڈالیں، مگر وہ اس کو پہچان نہ پائی۔ کچھ تھا جو اسے بے حد عجیب لگ رہا تھا، جیسے اس عورت کی موجودگی تناؤ لائی ہو۔

"یہ ایک خوبصورت محفل ہے، نہیں؟" اب کے اُس نے سیرینا کی طرف ایک گہری نظر ڈالی اور پھر ایک آئیبرو اچکائے پوچھا۔

سیرینا کی آنکھوں میں شکوک تھے، اس نے کچھ نہ کہا۔ اس کے دماغ میں ہزاروں سوال دوڑ رہے تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ عورت کون تھی؟

یہاں کیا کررہی تھی؟

اُس کی مسکراہٹ میں کیا چھپا تھا؟

اُس کا ریان سے کیا تعلق تھا؟

یہ آخر کون تھی؟

(جاری ہے۔۔۔)

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: